السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر خاوند اپنی بیوی کو کہے کہ میں نے تجھے آزاد کیا تو اس طرح طلاق ہو جائے گی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ کے نزدیک نکاح کا رشتہ اس قدر حساس اور مضبوط ہے کہ اسے اشاروں، کنایوں سے نہیں توڑا جا سکتا ہے۔ اسے ختم کرنے کے لئے صراحت کے ساتھ لفظ طلاق استعمال کرنا پڑتا ہے یا پھر سیاق وسباق کا خیال کرتے ہوئے نیت کو دیکھنا چاہیے۔ صورت مسؤلہ میں خاوند کا اپنی بیوی کو یوں کہنا کہ ''میں نے تجھے آزاد کیا۔'' رشتہ ازدواج کو ختم کرنے کے لئے صریح اور واضح نہیں ہے، ہاں، اگر سیاق وسباق کے پیش نظر ان الفاظ سے خاوند کی نیت اپنی بیوی کو طلاق دینے کی تھی تو ان الفاظ سے طلاق ہو جائے گی، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک منکوحہ کو طلاق دینے کے لئے یہ الفاظ استعمال کئے کہ تو ''اپنے گھر چلی جا۔'' [صحیح بخاری، الطلاق: ۵۲۵۴]

چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت طلاق دینے کی تھی، اس لئے سیاق وسباق کے پیش نظر یہ الفاظ طلاق کے لئے کافی تھے۔ لیکن جب یہی الفاظ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کے لئے استعمال کئے: ''تو اپنے گھر چلی جا۔'' [صحیح بخاری، المغازی: ۴۴۱۸]

تو ان الفاظ سے طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی نیت طلاق کی نہ تھی۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں ایک باب بایں الفاظ قائم کیا ہے۔ ''جب خاوند اپنی بیوی سے کہے کہ میں نے تجھ کو الگ یا آزاد کیا یا کوئی لفظ جس سے طلاق کا مفہوم لیا جا سکتا ہو تو معاملہ اس کی نیت پر محمول ہوگا۔'' [صحیح بخاری، کتاب الطلاق]

ان حقائق کے پیش نظر صورت مسؤلہ میں اگر ان الفاظ سے خاوند کی نیت طلاق دینے کی تھی تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ بصورت دیگر طلاق نہیں ہوگی، تاہم خاوند کو چاہیے کہ اگر اپنی بیوی کو طلاق نہیں دینا چاہتا تو اس طرح کے ذو معنی الفاظ استعمال کرنے سے بھی گریز کرے، کیونکہ معاشرتی طور پر ایسے الفاظ سے مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:364